اداریہ

مجلّہ تاریخ و ثقافت کے شمارہ ہذا میں کل ۱۹ تحقیقی مقالے شامل ہیں۔ ان کا مختصر سا تعارف کچھ یوں ہے۔ پہلا مضمون حضرت بری امام کی حیات اقدس پر مبنی ہے۔ اس مضمون کا مقصد معاشرے میں پھیلی ہوئی ابتری کی وجوہات اور بزرگ ہستیوں کی جہد کا مطالعہ ہے۔ اگر یہ پاک ہستیاں برصغیر پاک و ہند میں وارد نہ ہوتیں تو یہاں کے لوگ بت پرستی اور توہم پرستی کے عذاب سے کبھی آزاد نہ ہوتے۔

دوسرا مقالہ ''الیکشن۲۰۱۸ء اور تحریک لبیک یارسول اللہ کی انتخابی سیاست'' سے متعلق رقم کیا گیا ہے۔مصنفین نے پہلے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ''حاضر و ناظر'' کا فلسفہ کیا ہے اور پھر بتایا گیا ہے کہ کس طرح مذہبی سیاسی جماعتیں اپنے انتخابی حلقہ میں ان دینی معاملات کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

تیسرا مقالہ ''افغانستان:۲۰۱۵ء میں سلامتی کی متغیر صورتحال'' کے موضوع پر لکھا گیا ہے۔ افغانستان ہمیشہ سے عالمی طاقتوں کے مفادات کی جنگ کی وجہ سے عدم استحکام کا شکار رہا ہے۔ تاہم سلامتی کی بدلتی ہوئی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی طاقتوں کو احساس ہوگیا کہ افغانستان میں امن لایا جائے۔ یہی وجہ بنی کہ صدر غنی اقتدار میں آنے کے بعد اس کوشش میں مصروف عمل تھے کہ پاکستان کی مدد سے طالبان کو مذاکرات کی میز پر لاکر امن بحال کیا جائے۔

''لفظ پاکستان کا خالق۔اقبال: (تحقیقی اور تنقیدی جائزہ)'' میں دلیل اور شواہد کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ لفظ 'پاکستان' کے خالق چودھری رحمت علی نہیں بلکہ علامہ محمد اقبال ہیں۔

مقالہ ''عالمگیریت، سرمایہ داری اور اقبال'' میں مہیا کئے گئے اقتباسات سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ اقبال کے نزدیک نو آبادیاتی نظام شطرنج کے پیادوں کی طرح ہے۔ آپ نے مغربی تہذیب اور نوآبادیاتی نظام کے اصولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عالمگیریت پر تنقید کی ہے۔ اقبال کے مستند حوالہ جات سامنے رکھ کر عالمگیریت، سرمایہ داری اور نوآبادیاتی نظام پر تنقید اس مضمون کا اہم نکتہ ہے۔

''حکیم محمد یوسف حضروی اور ان کا سفرنامہ سیرِ سوات'' کے موضوع پر تحریر کردہ اس مضمون میں حکیم محمد یوسف کے حالات زندگی، حکمت کے میدان میں ان کی گراں قدر خدمات اور سفرنامہ سیرِ سوات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

مقالہ بعنوان ''موسیقار سینگار علی سلیم کی میڈیا پر موسیقیاتی خدمات کا تحقیقی جائزہ'' میں سینگار علی سلیم کی موسیقی، اور ادب کے میدان میں خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آپ اردو، سندھی، پنجابی، بلوچی پشتو دھنوں کے خالق تھے۔ آپ خیال، ٹھمری، سندھی کافی، سرائیکی کافی، پنجابی گیت اور صوفیائے کرام کی موسیقی کے رموز سے بخوبی واقف تھے۔

مقالہ ''ہندکو زبان۔۔۔ہزارہ کا تاریخی و ثقافتی ورثہ'' میں مصنفین نے صوبہ خیبر پختونخوا اور اس کے گرد و نواح میں بولی جانے والی زبان ہندکو کو قدیم آریائی زبان کا جانشین قرار دیا ہے۔ ہزارہ کے اکثریتی علاقے میں ہندکو بولی اور سمجھی جاتی ہے اور اس کا شمار پرانی زبانوں میں ہوتا ہے۔

مقالہ''قائداعظم کا تصور اسلام اور پاکستان'' میں قائداعظم محمد علی جناح کے عظیم کارنامے یعنی قیام پاکستان کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نجات دلائی۔ آپ کا پختہ یقین تھا کہ پاکستان کا آئین جمہوری طرز کا ہو گا۔ جو اسلام کے بنیادی اصولوں یعنی جمہوریت، برابری، انصاف اور مساوات پر مبنی ہو۔

''اردو ڈرامے کا اسٹیج سے ریڈیو تک کا سفر'' میں ڈرامے کی تاریخ، اس کے وجود، عناصر اور موجودہ دور میں اس کی ہیئت کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ریڈیو پاکستان سے پاکستان ٹیلی ویژن تک کے حسین سفر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

مقالہ ''اسلامی فلسفہ اخلاق اور فکرِ اقبال'' میں مصنف نے علامہ اقبال کی تحریروں کے ذریعے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ امت مسلمہ کو اپنا اخلاق استوار کرنے کے لیے قرآن سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ انسانی زندگی میں حائل رکاوٹوں کی وجہ سرکشی ہو سکتی ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک انسان کی اصلاح اور انسانیت اسی وقت پروان چڑھ سکتی ہے جب انسان اپنے نفس کو لگام میں رکھے اور قرآن کو اپنے لیے مشعل راہ بنائے رکھے۔

مقالہ ''ترجمہ نگاری: تعارف اور اہمیت'' ترجمے کی اہمیت کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ ترجمہ نگاری وہ فن ہے، جس کے ذریعے علم و ادب کو تیزی سے پروان چڑھنے میں مدد ملتی ہے۔ اگرچہ ترجمہ نگاری آسان کام نہیں ہے کیونکہ اس عمل میں بہت ساری پیچیدگیاں سامنے آتی ہیں تاہم مسلسل سعی سے اس علمی کام کو آسان بنایا جا سکتا ہے۔

مقالہ''وارث شاہ اور معاشرتی زوال'' کے مطابق وارث شاہ نے جو زمانہ دیکھا وہ سیاسی اور سماجی حوالے سے پنجاب کا بدترین زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ ہر طرف لوٹ مار اور پانی کی طرح بہتا خون اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ معاشرہ زوال پذیر ہے۔ کوئی بھی ادیب، شاعر، فنکار اپنے عہد کا اثر لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کی تحریروں میں اس کے عہد کا عکس نظر آتا ہے۔ وہ عصری حالات کے بارے میں لکھ کر اس کو تاریخ کا حصہ بنا دیتا ہے۔ وارث شاہ کی ''ہیر'' گو کہ ایک لوک داستان ہے مگر جس انداز میں اس کو تحریر کیا گیا ہے اس میں معاشرے کا عکس واضح نظر آتا ہے۔

مقالہ ''ہیومنزم اور مذاہب عالم'' میں اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب احترام انسانیت کا درس دیتے ہیں۔ دنیا میں خواہ عیسائیت ہو، یہودیت ہو، بدھ مت ہو یا کنفیوشس ازم ہو، سب انسان کی توقیر کو اولیت دیتے ہیں۔

مقالہ'' خیبرپختونوا میں ضم قبائلی اضلاع اور انتخابی سیاست ۲۰۱۹ء: ایک تحقیقی مطالعہ'' صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم قبائلی اضلاع میں صوبائی انتخابات ۲۰۱۹ء پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس ضمن میں تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے کردار، ان کے انتخابی منشور، مہم اور آخر میں انتخابات کے نتائج پر بحث اور تجزیہ قارئین اور محققین کی نظر کیا گیا ہے۔

مقالہ ''سندھی شاعری میں حمد کی روایت: ایک تحقیقی جائزہ'' کے مصنف نے بڑی خوب صورتی اور خوش اسلوبی سے سندھی شعراء شعری مجموعوں میں حمد کی اہمیت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

مقالہ ''مخنث- تاریخی پس منظر، شرعی حیثیت و مسائل'' ایک ایسے موضوع پر خامہ فرسائی کی گئی ہے جس پر قلم اُٹھانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ مصنفہ مخنث کے تاریخی پس منظر، ان کی شرعی حیثیت اور مسائل پر قارئین کو روشناس کرنے کی خاطر خواہ کوشش کرتی ہیں۔

مقالہ'' حیات شبلی از سید سلیمان ندوی'' (محاسن و معائب کا جائزہ)'' میں ''حیات شبلی'' کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یوں تو شبلی نعمانی ایک نمایاں ہستی تھے اور سر سید سمیت متعدد شخصیات نے ان کو سراہا لیکن ان کی ذات کو جس رخ سے ان کے شاگرد سید سلیمان ندوی نے دیکھا اور بیان کیا، وہ بے مثال ہے۔

مقالہ''خوشحال خان خٹک کے سیاسی نظریات'' کے مصنفین نے خوشحال خان خٹک کے سیاسی نظریات کو تحقیقی پیرائے میں دیکھا اور قلم بند کیا ہے۔ خوشحال خان خٹک پشتون تاریخ میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے سیاسی نظریات جامع اور حقیقت پسندانہ تھے۔

مدیر
ڈاکٹر فرح گل بقائی*

* سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت،قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔